بسم اللہ الرحمن الرحیم

پھوپھو کا بھتیجے سے پردہ کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا پھوپھو کا بھتیجے سے پردہ ہوتا ہے؟

جواب

شریعتِ مطہرہ نے مسلمان عورتوں کے لئے غیر محرم مردوں سے پردہ لازم فرمایا ہے، لیکن بھتیجا چونکہ محارم نسبی میں سے ہے، اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب ہے، اگر پردہ کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ لہذا پھوپھو، اپنے بھتیجے سے پردہ نہیں کرے گی۔

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں۔ (پارہ 4، سورۃ النساء، آیت 23)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "نسب کی وجہ سے سات عورتیں حرام ہیں وہ یہ ہیں: (1) ماں، اسی طرح وہ عورت جس کی طرف باپ یا ماں کے ذریعے سے نسب بنتا ہو یعنی دادیاں و نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں۔ سوتیلی ماؤں کی حرمت کا ذکر پہلے ہوچکا۔ (2) بیٹی، پوتیاں اور نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں۔ (3) بہن (4) پھوپھی (5) خالہ (6) بھتیجی (7) بھانجی، اس میں بھانجیاں، بھتیجیاں اور ان کی اولاد بھی داخل ہے۔" (تفسیرِ صراط الجنان، جلد 2، صفحہ 192، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ پردے کے متعلق فرماتے ہیں: "اس کا ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب۔ اگر کرے گی، گنہگار ہوگی اور محارم غیرِ نسبی مثل علاقۂ مصاہرت و رضاعت، ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز، مصلحت و حالت پر لحاظ ہوگا۔ اسی واسطے علماء نے لکھا ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے، یہی حکم خسر اور بہو کا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 22، ص 240، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5287

تاریخ اجراء: 02 صفر المظفر 1448ھ / 17 جولائی 2026ء